بفیض روحانی: سیدنا و مرشدنا حضور شیخ اعظم حضرت مفتی
سید محمد اظہار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ
تجلیات رفیق اعلیٰ حضرت، بنام نقوش لطیفی
از قلم
حضرت مولانا ابو ضیا غلام رسول سعدی کٹیہاری
مقام: بوہر، پوسٹ تیلتا، ضلع کٹیہار، بہار
خطیب و امام فیضان مدینہ، مسجد علی، بلگام کرناٹک انڈیا

بفیض روحانی: سیدنا و مرشدنا حضور شیخ اعظم حضرت مفتی سید محمد اظہار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ

تجلیات رفیقِ اعلیٰ حضرت، بنام نقوش لطیفی

(رحمٰن پور، کٹیہار بہار)

از:

مولانا ابوضیا غلام رسول سعدی کٹیہاری

خلیفہ حضور شیخ الاسلام سید محمد مدنی میاں، و حضور قائد ملت سید محمود اشرف کچھوچھوی، و حضور مفتی انوار الحق نوری، خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند بریلی شریف*

مقام: بوہر، پوسٹ تیلتا، ضلع کٹیہار، بہار

خطیب و امام فیضان مدینہ، مسجد علی، بلگام کرناٹک انڈیا

قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء سراج السالکین شمس العارفین حضرت مولانا شاہ حفیظ الدین لطیفی برہانی رحمن پوری علیہ الرحمہ کا مزار مقدس مردم خیز خطہ رحمن پور، تکیہ شریف، بارسوئی، ضلع کٹیہار، بہار میں مرجع عوام وخواص ہے۔

نام مبارک: حفیظ الدین
تخلص : لطیفی

ولادت باسعادت:1245ھ
والد کانام: شیخ حسین علی۔
مولدومسکن:چشتی نگر، کنہریاضلع پورنیہ بہار۔
حضرت لطیفی علیہ الرحمہ کے
والدماجد شیخ حسین علی نوراللہ مرقدہ ایک دیندارورئیس اور بہت اثر و رسوخ کے حامل ومعززانسان تھے۔
حضرت لطیفی علیہ الرحمہ نے جب ہوش سنبھالاتووالدماجد کاانتقال ہوچکا تھااب اکیلی ایک ماں تھی جس کے کاندھے پرآپ کی پرورش اور تعلیم وتربیت کا بوجھ پڑا۔ --------

تعلیم وتربیت:

حضرت لطیفی علیہ الرحمہ جب سن شعور کو پہونچے توگھریلو مکتب میں تعلیم و درس کا آغاز کیا۔

شادی اور اولاد: تحصیل علوم سے فراغت کے بعدپٹنہ سیٹی متصل بہ تکیہ عشق میں مقیم تھے۔اسی دوران وہاں کے کسی قریبی شخص کے ذریعے مگڑاواں بہار شریف میں جناب سیدعبدالکریم صاحب مرحوم کی لڑکی سے آپ کی رسم شادی خانہ آبادی طے ہوئی۔ جناب سید صاحب ایک دینداراور پاکیزہ اوصاف وخصائل کے مالک، لیکن مالی لحاظ سے کمزور انسان تھے۔ مگر چونکہ حضرت لطیفی علیہ الرحمہ کو انتخاب میں دین پرور مذہب پسندخاندان مطلوب تھا۔ سووہ سادات گھرانے کی صورت میں موجود تھا۔

اس لئے بصدرضاورغبت اس رشتے کو قبول فرمایا۔ اور پھر بہر نوع اس کے حقوق وفرائض کی ادائیگی میں تادم آخر اسوہ رسول کی پیروی کی، آپ کی چھ اولادیں ہویں۔ ۔۔۔۔

تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں،صاحبزادوں کے نام

حسب ترتیب یوں ہیں۔

(1) حضرت مولانا امام مظفر حسین (2) حضرت مولانامخدوم شرفُ الھدیٰ(3) حضرت مولاناخواجہ وحیداصغر علیہم الرحمہ و الرضوان۔

بیعت وخلافت اور مرشد:

بیعت وخلافت کی سعادت سے دوران تدریس ہی میں آپ منسلک ہوئے۔

پٹنہ سیٹی میں دریائے گنگاکے ساحل پرپُرسکون محلہ "متن گھاٹ "آباد ہے۔یہاں اڑھائی صدی قبل ایک مرد درویش وصاحب دل صوفی اور ممتاز ترین اہل دیوان شاعرحضرت سیدنا مولانا شاہ رکن الدین عشق علیہ الرحمہ (متوفی ۱۲۰۳ھ) نے ایک خانقاہ بنام"خانقاہ عشق" کی بنیاد رکھی،

اور سجادہ فقر و تصوف بچھاکر باطنی امراض کا مداواشروع فرمایا۔ ان کے بعدِوصال ان ہی کی نسل اور حسب نسب کے لائق وفائق افرادورجال اس مبارک سلسلے کو آگے بڑھاتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت مولاناشاہ خواجہ لطیف علی علیہ الرحمہ کا مقدس زمانہ آیا۔۔۔ صفحہ4

حضرت لطیفی علیہ الرحمہ ان ہی بلند پایا بزرگ سے وابستہ ہوئے۔اور ان کی صحبت میں بارہ سال رہ کر منازل سلوک وجادہ طریقت سے آشنائی حاصل کی۔

ہم درس مشائخ واساتذہ کرام:

اپنے دیار میں ابتدائی فارسی وعربی درجات کی تعلیم مکمل ہونے کے بعد اپنی علمی پیاس بجھانے کے لئے فرنگی محل لکھنؤ کارخ کیا۔ فرنگی محل کی درسگاہ ان دنوں معیار و شہرت کے لحاظ سے ہفت افلاک کو چھو رہی تھی۔ حضرت لطیفی علیہ الرحمہ وہاں پہونچے تو بحر الاسرار حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم آسی سکندرپوری ثم غازی پوری، حضرت مولانا سید شاہ شہود الحق بہاری، حضرت مولانا فاروق چڑیاکوٹی علیہم الرحمہ جیسے نہایت ذہین وذی استعداد اور شریف و مخلص ہمدرس ملے۔

آپ نے فرنگی محل کے اساتذہ کے پاس ایک عرصہ دراز تک زانوئے ادب طے کیا۔ بعدہ تکمیل تعلیم کے لئے دہلی کا سفر فرمایا اور یہاں حضرت مولانا شاہ مخصوص اللہ و حضرت مولانا شاہ موسیٰ علیہما الرحمہالرحمہ سے شرف تلمذ حاصل کیااور دستاروسند سے سرفراز ہوئے۔۔۔۔

دینی خدمات وتصنیفات:

مدرسہ شاہجہاں پور یوپی، مدرسہ مگھواں بھاگلپور، مدرسہ و خانقاہ کبیریہ سہسرام، مدرسہ اساقتِ رحمت محمدیہ اسٹیٹ پورنیہ میں برسہابرس تعلیم دی۔

اور سینکڑوں و ہزاروں طالبان علوم نبویہ کے قلب وجگر کو دولت علم ومعرفت سے مالامال فرمایا۔ مدرسہ و خانقاہ کبیریہ سہسرام آپ کی تدریسی زندگی کے اہم پڑاؤ کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں آپ نے کم وبیش بارہ سال تک بطور صدرالمدرسین و مہتمم قیام فرمایا۔اور اپنے علمی و قلمی ،اخلاقی وباطنی محاسن واوصاف کے لازوال اثرات ونقوش ثبت کئے۔ درس وتدریس کے علاوہ یہاں آپ نے کار افتاء وتصنیفات وتالیفات نیز تبلیغ وارشادکا بیش بہا کارنامہ بھی انجام دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہیں آپ کی علمی شخصیت نے اپنے حیرت انگیز کمالات وحسنِ استعداد کے جلوئے دکھائے۔ یہاں آپ کی درسگاہ فیض بخش میں جس نے بھی خوشہ چینی کی، وہ بڑے صاحب فضل وکمال بن کرنکلے اور دین و دنیا میں عظیم مراتب پر فائز ہوئے۔ صفحہ 6

ان حضرات کی لمبی فہرست ہے صرف دو نامور وبلند اقبال
ہستیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔
ایک ہیں جامع معقول و منقول حضرت مولانا محمد عثمان شاہ
آبادی سابق مدرس اول مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ، جو اپنی
تصنیفات و تالیفات اور تدریسی تجربہ کے سبب عرب و عجم میں
متعارف ہوئے۔ اور علمی و فکری دنیا میں بہت نام کمایا۔ مولانا
موصوف منطق و فلسفہ میں قابل رشک عبور رکھتے تھے ان فنون
میں آپ نے ایک درجن سے زائد کتابیں بھی تصنیف فرمائیں
ہیں۔ اہلِ حجاز کے اصرار پر جب آپ مدرسہ صولتیہ وارد
ہوئے
تو وہاں جی کھول کر تصنیفی کام کیا۔ ایک قلیل مدت میں "حمد
اللہ"،، صدرا،، اور ان جیسی دیگر کئی اونچی اونچی کتابوں کی شرح
و حاشیہ اپنے قلم خشک خرام سے رقم فرمائی۔
دوسرے ہیں فخر العلماء والمحدثین حضرت مولانا فرخند علی
فرحت سہسرام (والد ماجد مولانا کامل سہسرامی) بانی دارالعلوم
خیریہ نظامیہ سہسرام، جو فقہ وافتاء اور تفسیر وحدیث میں بے
نظیر بصیرت کے حامل تھے۔ صفحہ 7

شمال مشرقی ہند کے معاصر ارباب فقہ وافتاء آپ کو قدر وو قار کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔اور بروقت ضرورت آپ سے استفادہ ومراجعت بھی کیا کرتے تھے۔ مدرسہ خیریہ نظامیہ سہسرام کی درسگاہ سے آپ نے کثیر نابغہ روزگار علماء،فضلاء پیدا کئے ہیں۔
حضرت لطیفی علیہ الرحمہ نے تصنیفات وتالیفات کا مشغلہ بھی یہاں خوب زور شور سے جاری رکھا۔
فارسی وعربی شعر وادب پر ایک ضغیم دیوان "دیوان لطیفی" تصوف کے اسرار ورموز پر مشتمل "لطائف حفظ السالکین"درس نظامیہ کی معروف نصابی کتاب"میزان منطق"کی نہایت عمدہ محققانہ اور مبسوط شرح "فوائد نوریہ"وغیرہ زیور تحریر سے آراستہ ہوئی۔

بعض مشہور رفقاء:

"تحریک جدوَہ درُرَدِّ تحریک ندوۃ"

کے حوالے سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضابریلوی، تاج الفحول حضرت علامہ عبدالقادر بدایونی،اور حافظ بخاری حضرت علامہ عبدالصمد سہسوانی علیہم الرحمہ کے ساتھ آپ کی قربت اور ہم مجلسی کا ثبوت ملتا ہے واقعہ یہ ہے کہ۔۔۔

واقعہ یہ ہے کہ جب تحریک ندوۃ کی شر انگیزی وفتنہ سامانی حد سے فزوں ہوئی تو ان مذکورۃ الصدر حضرات نے اس کے بالمقابل تحریک جدوہ کی داغ بیل ڈالی اور اس کے پلیٹ فارم سے اصلاح امت اور دین کا کام شروع فرمایا۔ اس مہم کی بھر پور کامیابی کے لئے چونکہ ہم فکروخیال افرادورجال کی ضرورت تھی اس لئے ان بزرگوں نے ملک بھر کے طول وعرض سے اکابرواعاظم علماء ومشائخ اہلسنت کو اس تحریک سے جوڑنا چاہا۔ حضرت لطیفی علیہ الرحمہ اسی موقع پر ان حضرات سے قریب ہوئے اور پھر رفتہ رفتہ ان بزرگوں کے درمیان باہمی وابستگی استوار ہوئی۔

مزید اس تعلق سے سے مرقوم ہے کہ ندوۃ العلماء کے خلاف جب تحریک جدول کی بنیاد پڑی تو ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں جلسے اور کانفرنس ہوئیں اور کافی زور و شور سے اس کی مخالفت ہوئی۔اس مخالفت میں مولانا شاہ حفیظ الدین لطیفی برہانی رحمن پوری، کٹیہاری علیہ الرحمہ بھی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے دوش بدوش شریک سفر اور رفیق کار رہے۔ صفحہ 9

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے اس تحریک میں شامل ہونے کے لئے آپ کو خصوصی دعوت نامہ پیش کیا جس کا ذکر حضرت علامہ قاضی عبدالوحید فردوسی عظیم آبادی نے اپنی کتاب دربار حق وہدایت میں کیا ہے۔ اس کا اقتباس پیش کرتے ہوئے نبیرہ حضور خواجہ حفیظ الدین لطیفی برہانی حضرت علامہ مولانا خواجہ ساجد عالم مصباحی لطیفی "حیات حفیظی" میں رقم طراز ہیں۔ "ملک گیر سطح پر بڑے بڑے مرکزی شہروں پٹنہ، کلکتہ، بنگلور، مدراس وغیرہ میں عظیم الشان و تاریخ ساز جلسے و کانفرنس ہوئیں۔ پٹنہ میں ہفت روزہ اجلاس منعقد ہوا جو 5 تا 11 رجب المرجب 1318ھ کی تاریخوں میں تھا۔ اس میں ملک بھر کے 313 چیدہ چیدہ اعاظم علماء ومشائخ کرام مدعو کئے گئے۔ مشرقی بہار کی نمائندگی کے لئے محب الرسول تاج الفحول حضرت مولانا عبدالقادر بدایونی، اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے حضرت لطیفی برہانی علیہ الرحمہ کا انتخاب فرمایا۔ اور دعوت شمولیت وشرکت دی۔ حضرت لطیفی علیہ الرحمہ شرکت کے لئے پٹنہ تشریف لے گئے۔ صفحہ 10

اور اجلاس کی ساری کارروائیوں اور سرگرمیوں میں نمایاں حیثیت سے اختتام تک شریک رہے۔ پھر آپ یہاں سے کارروان جدوہ کا مستقل حصہ بن گئے اور مدراس کے آخری اجلاس تحریک منعقدہ 1920 تک متحرک وفعال ہو کر شریک رہے۔

(حیات حفیظی ص23)

آخری بات:

حضرت مولانا شاہ حفیظ الدین لطیفی برھانی علیہ الرحمہ اہلسنت وجماعت جسے آج کی اصطلاح میں (بریلویت) کہاجاتاہے کہ صراط مستقیم پرنہ صرف گامزن بلکہ اس کے بہادر سپاہی اور سرفروش مرد مجاہد تھے۔ چودہویں صدی ہجری میں مجدد اسلام اعلی حضرت امام احمد رضا بریلوی، شیخ المشائخ مخدوم الاولیاء حضرت مولانا سید علی حسین اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی، تاج الفحول علامہ عبدالقادر بدایونی، بحرالاسرار حضرت شاہ عبدالعلیم آسی غازی پوری، شیخ الاسلام حیدر آبادی وغیرہم کی ذوات قدسیہ سے عالمی سطح پر اہلسنت وجماعت کی پہچان بنی حضرت لطیفی علیہ الرحمہ اسی نورانی قطار کے ایک فرداوراسی زریں سلسلے کی ایک اٹوٹ کڑی ہیں۔۔۔

اس مشرقی بہار دیار پر بہار میں آپ ہی کی ہستی باکمال اہلسنت وجماعت کی علامت وشناخت سمجھی گئی ہے۔ اور گم گشتگان منزل نے آپ ہی کے نقش قدم پر چل کر نشان مقصود کو پالیا ہے۔

کرامات لطیفی، حفیظی، کٹیہاری

(1) رنگ پور بنگلہ دیش کے علاقے میں مونی مہات نام کا ایک ماہر جادو گر رہتا تھا جو اپنے جادو ٹونا سے اپنے علاقے کے لوگوں کو بہت پریشان کرتا تھا اور طرح طرح کی مصیبتوں کے جال میں پھانس لیتا تھا، لوگ اس کی حرکت ودفاع سے عاجز تھے ایک دفعہ حضرت لطیفی کا گزراس علاقے سے ہوا پریشان حال ومصیت زدہ لوگوں نے اس جادو گر کے تعلق سے ساری باتیں آپ کو بتائیں اور اس کے ظلم و ایذا رسانی پر قدغن لگانے کے لئے آپ سے درخواست کی۔ چنانچہ ایک دن آپ نے جادو گر کے گھر کارخ کیا۔ مونی مہات نے جوں ہی آپ کو اپنی طرف آتے دیکھا آگ کا بان آپ کی جانب پھینکا آپ نے اپنی پگڑی میں اسے لپیٹ لیا۔اور پھر آپ نے اپنی پگڑی اس کے گھر کی سمت اچھالی جو شعلہ جوّالہ بن کر گھر کی چھت کا طواف کرنے لگی۔۔۔ صفحہ 12

مونی مہات اب تک اتنا دیکھ ہی سکا تھا، گھبرا کر بے تابانہ دوڑ پڑا، اور آپ کے قدموں سے لپٹ گیا۔ حضرت لطیفی نے پہلے اسے توبہ کرائی۔ اور جادوئی عمل سے باز رہنے کی ہدایت کی، پھر اپنے حلقہ ارادت میں لیکر صالح مسلمان بن جانے

کا راستہ دیکھایا۔

(2) حضرت لطیفی ایک بار گلاب باغ سے سے بذریعے ریل گاڑی رحمن پور کے لئے روانہ ہوئے۔ راہ میں مہانندہ دریا آیا جب آپ کی بیل گاڑی دریا کے کنارے آئی تو دیکھا گیا کہ دریا میں زبردست طغیانی ہے ہے اور بغیر کشتی دریا پار اترنا کسی طرح ممکن نہیں ہے۔ سوئے اتفاق کشتی دوسرے کنارے پر تھی۔ اور کوئی ملاح یا آدمی بھی

کہیں موجود نہیں تھا۔ گاڑی بان یہ منظر دیکھ کر بہت رنجیدہ اوراوراور فکر مند ہوا اور آپ سے عرض کرنے لگا حضور! دریا کے پانی اور موج کا یہ حال ہے اور ناؤ بھی کنارے پر نہیں ہے، اب سوائے واپس لوٹنے کے اور کوئی چارہ کار نہیں ہے۔۔۔

آپ نے فرمایا اللہ پر بھروسہ کرو اور فکر مند نہ
ہو ہو، میں جیسے کہوں اسی کے مطابق عمل کرتے
چلو، تم پہلے اپنی آنکھوں کو بند کر لو پھر دونوں بیل
کی پونچھ تھام لو اور بسم اللہ پڑھ کر بے دھڑک
گاڑی دریا میں اتار دو، گاڑی بان نے ویسا ہی کیا اور
نہ آسانی دریا پار اتر گیا، گاڑی بان کو جب آنکھیں
کھولنے کا حکم ہوا تو وہ باسلامت و عافیت دوسرے
کنارے پر تھا۔ نہ بیل پر بھیگنے کے نشانات تھے اور
نہ گاڑی پر تر ہونے کے آثار۔ (سہ ماہی پیغام مصطفیٰ
جنوری تا مارچ 2022 تا مارچ 2022 گوشہ لطیفی: از
مولانا خواجہ ساجد عالم لطیفی مصباحی، استاد مدرسہ و
خانقاہ لطیفیہ رحمن پور، کٹیہار بہار)
اللہ پاک بطفیل حبیب پاک ﷺ حضرت مولانا شاہ
حفیظ الدین لطیفی برہانی علیہ الرحمہ کے فیضان سے
ہم سب کو مالامال فرمائے۔ ۔۔۔۔

(نوٹ) اس مضمون کو ترتیب دینے کی وجہ یہ بنی کہ "الاشرفی جنتری"2022ء میں "مختصر نقوش لطیفی علیہ الرحمہ" شامل کرنے کے لئے مجھ فقیر کو حضرت مولانا ابو محامد الحاج آل رسول احمد اشرفی کٹیہاری حفظہ اللہ (مقیم ناگپور) نے لکھنے

کے لئے میرے پاس فون کیا مگر میرے پاس کوئی کتاب یا مضون خواجہ لطیفی علیہ الرحمہ کا نہیں تھا تو میں نے صاحبزادہ والاتبار حضرت علامہ مولانا خواجہ ساجد عالم مصباحی لطیفی حفظہ اللہ کو فون کیا اور مقصد کا اظہار کیا تو آپ نے بخوشی بذریعے واٹشیپ چند صفحات ارسال فرمائیں جن سے مضمون تیار ہو گیا۔ اور الحمد للہ مختصر سوانح حفیظی کے ساتھ

"الاشرفی جنتری 2022ء"

منظر عام پر موجود ہے جن حضرات کو چاہئے ان پر رابطہ فرمائیں۔

8618303831/7282896933

اور اسے pdf کے ذریعے آپ تک پہونچانے میں حضرت علامہ مبشر حسن نوری کٹیہاری مقیم ناسک کا مکمل تعاون ہے۔ اللہ پاک اسے قبول فرمائے۔